سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوارالحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوارحقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کمالات ومحاسن خیرالامم ؐ

(۴)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم والذین امنوا اشد حباللہ صدق اللہ العظیم

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین(بخاری ومسلم)

حضرت ابوطلحہؓ کا ایثار وجذبہ محبت: عاشق رسول حضرت ابوطلحہؓ نے حضورؐ کی جان بچاتے ہوئے اپنے تمام جسم کو چھلنی ہونے کے لئے پیش کردیا' امیر المؤمنین حضرت سید ابوبکرؓ کے ارشاد کے مطابق ان کے جسم پر قریباً ستر زخم تلوار و تیر کے آئے۔اللہ کے محبوبؐ کے دفاع میں ان کا ہاتھ شل ہوا۔حضرت انسؓ کا ارشاد ہے:

قال کان ابوطلحہ یتترس مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بترس واحد وکان ابوطلحہ حسن الرمی فکان اذا رمی تشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینظر الی موضع نبلہ (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ غزوہ احد میں ایک ڈھال کے ذریعہ نبی کریمؐ کا دفاع کرتے رہے ابوطلحہ بہترین تیرانداز تھے (وہ حضورؐ کے بچاؤ میں دشمنوں پر مہارت سے تیراندازی کررہے تھے) چنانچہ جب وہ تیر پھینکتے تو نبی کریمؐ سر اٹھا کر دیکھتے کہ تیر کہاں پڑا ہے۔''

ایک اور جگہ ابوطلحہ کے بارے میں آیا ہے کہ تیر اٹھائے مجاہد کا وہاں سے گزر ہوتا تو حضورؐ فرماتے ابوطلحہ کو تیر دو' ابوطلحہ حضورؐ کو سر اٹھاتے دیکھ کر فرماتے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان۔سر مبارک نیچے کردیں کہیں کافروں کا تیر آپ کو نہ لگے کیونکہ میں نے اپنے سینہ کو آپ کے سینہ کے لئے ڈھال بنایا ہوا ہے۔یہ اللہ ورسول کی محبت اور ایمان ویقین کا وہ جذبہ تھا جس کے پیش نظر حضورؐ کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو موت کے لئے پیش کرنا فریضہ سمجھ کر آخر وقت تک کفار کے حملوں کے سامنے ڈٹے رہے۔

نبیؐ کی محبت اولاد کی محبت پر غالب رہی خلیفہ اول سیدنا ابوبکرؓ نے جنگ بدر کے موقع پر اللہ ورسول کی محبت کے مقابلہ میں شفقت پدری' اولاد کی محبت کے جذبے کو ٹھکرانے کا ذکر فرما کر محبت کے علمبرداروں کیلئے تاقیامت عظیم نمونہ فراہم کردیا۔ اخبرنا ابوالعباس بن القاسم السیاری بمرو ثنا عبداللہ بن علی

الغزالی ثنا علی بن الحسن بن شفیق ثنا عبداللہ بن المبارک عن معمر عن ایوب قال قال عبدالرحمن بن ابی بکر لابی بکرؓ قد رأیتک یوم احد فصفحت عنک فقال ابوبکر لکنی لو رایتک لم اصفح عنک (المستدرک للحاکم)

ترجمہ: ''حضرت ابوایوب سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ کے بیٹے عبدالرحمان نے اپنے باپ حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ جنگ بدر کے موقع پر میرا آپ سے آمنا سامنا ہوا میں نے باپ کی محبت کی وجہ سے آپ سے اعراض کیا۔ جواب میں ابوبکر نے فرمایا کہ اگر تم میری تلوار کی زد میں آتے تو میں تجھے معاف نہ کرتا۔''

جب اللہ اور رسولؐ کی محبت غالب آتی ہے تو تمام محبتیں خواہ اولاد کی ہوں' مال کی ہوں' تمام دنیا کی ہوں ہیچ ہو جاتی ہیں' جنگ بدر کے تاریخی معرکہ میں حضرت ابوبکرؓ مسلمان اور ان کے بیٹے عبدالرحمان غیر مسلم تھے۔ باپ اسلامی لشکر میں جذبہ ایمانی اور اسلامی احکامات کا پاسدار اور بیٹا کفر کے اندھیروں میں بھٹک کر مجاہدوں اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے۔ معرکہ حق و باطل میں مسلمان' کفر اور کافر کو اپنے انجام تک پہونچانے کا خواہشمند اور کافر قافلہ جانثاروں کی مختصر جماعت کے صفایا میں مگن بیٹا حضرت عبدالرحمٰن اسلام لانے کے بعد واقعہ بدر سناتے ہوئے باپ کو کہہ رہا ہے کہ ابا جان جنگ بدر کے موقع پر ایک مرحلہ ایسا آیا کہ آپ بالکل میری تلوار کے نشانہ اور زد پر تھے' مگر آپ پر حملہ اور آپ کو قتل کرنے کی راہ میں والد کے فطری محبت کا جذبہ میرے دل میں آپ پر حملہ کرنے سے رکاوٹ بن کر میں نے آپ کو شہید نہ کیا۔ باپ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب میں جو جملہ فرمایا وہ ہم اور آپ جیسے ضعیف الایمان اور محبت کے دعویداروں کے جذبات محبت کو بیدار کرنے کے لئے نسخہ اکسیر ہے۔ فرمایا بیٹے اسوقت تم کفر کی حالت میں تھے اسلام اور امام الانبیا کے حسد و دشمنی میں حزب الشیطان کے سپاہی تھے۔ اگر تم میری نظر یا میرے قابو میں آجاتے تو شفقت پدری کے مقابلہ میں اللہ و رسولؐ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے تمہیں فوراً قتل کر دیتا۔

محترم سامعین! یہی قول رسول اللہ ﷺ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ و الناس اجمعین کا ہم اور آپ سے مطالبہ ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کے حکم اور محبت کے مقابلہ میں تمام محبتیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ جب یہ دونوں مسلمان کی محبوب بن جاتی ہیں تو ان کی تمام ادائیں محبوب جاننا اور ان پر عمل کرنا ایمان کا جزو بن جاتی ہیں۔

جماعتِ انصارؓ حضورؐ کے فداکاروں میں ایک اہم جماعت انصار کی ہے جن کی عظمت کے بارہ میں امام المرسلینؐ کے الفاظ ہی کافی ہیں کہ فرمایا اللھم ارحم الانصار و ابناء الانصار۔ ترجمہ: ''اے اللہ انصار ان کے بیٹوں ان کے پوتوں پر رحم فرما۔'' ارشاد ہے: عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ لولا الھجرۃ لکنت امرأً من الانصار ولو سلک الناس وادیا وسلکت الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار و شعبھا الانصار شعار و الناس دثار الخ (البخاری)

ترجمہ: ''ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار کسی دوسری وادی پہاڑی درّہ میں چلیں میں اس راستہ یا درہ پر چلوں گا جو انصار (مسلمانوں) کا راستہ ہے۔ انصار میرے لئے قمیص (کُرتے) کے مانند ہیں جو جسم سے متصل اور ملحق ہوتا ہے۔ اور باقی لوگ چادر یعنی وہ کپڑا جو قمیص وغیرہ کے اوپر اوڑھا جاتا ہے بدن سے متصل نہیں ہوتا کے مانند ہیں۔ مقصد اس سے یہ ہے کہ انصار میرے رازدار اور خصوصی ساتھی ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: عن انس عن النبی ﷺ قال اٰیة الایمان حب الانصار و اٰیة النفاق بغض الانصار (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ حضورؐ سے نقل فرما رہے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کمال ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض عداوت ہے۔'' ...... اس عظیم المرتب اسلام کے متوالوں کا ٹکراؤ جب مال مویشی دولت اور حضورؐ میں سے کسی ایک کے انتخاب کا مرحلہ آیا تو حضورؐ کی محبت سے سرشار جماعت نے مال کو ٹھکرا کر حضورؐ کی محبت کو ترجیح دی۔ حضرت انسؓ کی ایک حدیث طویل کا خلاصہ ہماری اور آپ کی بند آنکھوں کے کھولنے کیلئے کافی ہے۔

ہوازن قبیلے کا مال و دولت جب بطور مال غنیمت حضورؐ کے ہاتھ آیا، تقسیم کے وقت محبوب خدا صلعم نے قریش کے کئی اصحاب کو سو سو اونٹ دیئے۔ انصار کے بعض حضرات نے اس تقسیم پر شکوے کا اظہار کرتے ہوئے آپس میں کہا کہ آپؐ اپنے قبیلے (قریش) کو مال غنیمت میں زیادہ حصہ دے رہے ہیں اور انصار کو کم۔ حضورؐ کو انصار کے اس اعتراض کا علم ہوا۔ ان کو جمع کر کے اس شکایت کے متعلق ان سے پوچھا، عقلمند و سمجھدار صحابہ نے معذرت کرتے ہوئے اس شکایت کو بعض جلد باز و جذباتی جوانوں کا کارنامہ قرار دیا۔ حضورؐ نے تقسیم کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا جن لوگوں کو میں نے مال غنیمت میں وافر حصہ دیا۔ زمانہ قریب میں یہ غیر مسلم تھے ان کو زیادہ حصہ دینے کا مقصد صرف ان کا تالیف قلوب ہے۔ مقصد اسلام پر ثابت قدم رکھنا مطلوب تھا اس کے علاوہ اور کوئی مقصد و کشش کارفرما نہیں۔ اے انصار کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ اور لوگ مال دولت مجھ سے لے کر اپنے ٹھکانوں کو واپس جائیں اور تم لوگ پیغمبر خدا صلعم کو لے کر اپنے مکانوں کو واپس جاؤ۔ اب خود فیصلہ کرو کہ فانی دنیا کے ناپائیدار مال و دولت کو حاصل کرنا چاہتے ہو یا اس کے مقابلے میں امام الانبیاء صلعم کی ذات جس کے پانے میں دنیا و آخرت کی نجات ہے۔

حضورؐ پر مر مٹنے والے نفوسِ قدسیہ نے بیک آواز کہا: بلیٰ یا رسول اللہ قد رضینا یعنی ہم رسول اللہ ﷺ کو اپنے لئے حاصل کرنے پر راضی ہیں۔ اس محبت رسول کا ثمرہ تھا کہ جزیرۃ العرب کے وہ اَن پڑھ، ہر قسم کی برائی میں مبتلا افراد آسمان رشد و ہدایت کے آفتاب و ماہتاب بن کرامت کے لئے مینارہ رشد و ہدایت بن گئے۔ سید الانبیاء کی عظمت و محبت ان کے رگ و ریشہ میں ایسے رچ بس گئی کہ اپنے اس عظیم محبوب کے مقابلہ میں دنیاوی جاہ و جلال، حشم و خدم، رشتے مال و دولت کی محبت ان کی نظروں میں ہیچ ہوگئی۔

ماں باپ سے محبت ایک فطری و طبعی جذبہ ہے، اس دنیاوی محبت میں عورتیں مردوں سے زیادہ والدین سے

انس رکھتی ہیں' صنف نازک کہلانے کی وجہ سے ان کے دل بھی انتہائی نرم و نازک' ماں باپ کی محبت' اطاعت اور عظمت سے لبریز ہوتے ہیں۔ مگر اس کمزور عورت کا دل جب رحمۃ عالم ﷺ کی محبت سے معمور و منور ہوا تو سینکڑوں' ہزاروں' اولیا اللہ ایک طرف اور ایک عورت صحابیہ دوسری طرف' اپنے محبوب باپ کی محبت کا مقابلہ جب روحانی وابدی محبوب ﷺ کی محبت سے ہوا تو اپنے کافر باپ کو آپؐ کے بستر پاک پر بیٹھنے کے قابل نہ سمجھ کر بستر ہی الٹ دیا۔

حضرت ام حبیبہؓ بھی حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں شامل ہیں۔ آپؓ عقد نکاح میں آنے سے پہلے عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں دونوں نے مسلمان ہونے کے بعد حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ کچھ عرصہ بعد ان کے خاوند حبشہ ہی میں مرتد ہو کر مر گئے۔ ام حبیبہ اسلام پر ثابت قدم رہیں حضورؐ نے عمرو بن امیہ کو حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ وہ ام حبیبہ کو حضورؐ کے نکاح کا پیغام دے دیں۔ ام حبیبہ نے حضورؐ کی یہ خواہش خوش دلی سے قبول کر لی۔ نکاح وہیں ہوا نجاشی نے اپنی طرف سے مہر میں چار سو دینار مقرر کر کے ام حبیبہ جو کہ ابوسفیان کی بیٹی اور حضرت معاویہ کی بہن تھی کا نکاح سید المرسلینؐ سے کر دیا۔ عقد کے بعد حضور کی خدمت میں مدنیہ طیبہ آ گئیں۔ کفار مکہ کی مسلمانوں کے ساتھ صلح کے دور میں ابوسفیان مدینہ منورہ آئے تو بیٹی سے ملنے کے لئے ان کے گھر گئے' کمرہ میں داخلہ کے وقت ایک بسترہ بچھا ہوا دیکھ کر اس پر بیٹھنے کا ارادہ کیا۔ بیٹی یعنی ام حبیبہ نے فوراً وہ بسترہ دوسرے طرف الٹ دیا کہ باپ اس پر نہ بیٹھ سکے۔ باپ نے بیٹی کی اس حرکت کو دیکھ حیران ہوا کہ مہمان اور پھر باپ کے آنے پر ہی ہر میزبان اور پھر بیٹی بٹھانے کے لئے جو میسر ہو عزت واحترام کے لئے بچھا دیتے ہیں' اور یہاں معاملہ الٹا ہوا جو بچھا ہوا تھا وہ بھی ہٹا دیا۔ ابوسفیان نے وجہ پوچھی۔ تو بیٹی نے کہا کہ یہ بسترہ محبوب خدا صلعم کے آرام کے لئے ہے ان کا پاک وصاف جسدِ اطہر اس بسترہ پر تشریف فرما ہوتا ہے۔ ایسے مقدس ترین آرامگاہ پر آپ کے نجس وکفر سے آلودہ بدن کو کیسے بیٹھنے کے لئے اجازت دوں۔ ام حبیبہ کے دل میں سرور کونین صلعم کی جو عظمت و محبت تھی عشق و محبت کے ان منازل کو پہونچ چکی تھی کہ اسے برداشت کرنا بھی ناممکن تھا کہ مشرک باپ ہو یا کوئی اور سید الانبیاء کے بستر پر بیٹھ سکے۔

یہ محبتوں سے بھری چند داستانیں ان پاک طینت شخصیات کی ہیں جن کے آج ہم اپنے آپ کو نام لیوا کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ ان حضرات نے اللہ اور رسول کی محبت کے دعویٰ کے راستوں میں دنیوی محبتوں کی جو قربانیاں دیں' کیا ایسے لمحات آنے پر ہم ان کے نقش قدم اور سیرت پر چلنے کے لئے آمادہ ہیں؟ ہم نے اللہ کی خاطر' رسول کی محبت اور اسلام کے لئے کیا کیا؟ صحابہ کرام نے تو اللہ ورسول کی خاطر اپنے عیش آرام' عزیز واقارب' دینوی جاہ وجلال سب کو خیر آباد کہا۔

آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی میں مطالبہ ہو رہا ہے کہ مومن کے لئے ضروری ہے کہ اللہ ورسول سے اس کی محبت اپنے جان و مال اولاد اور ہر چیز سے زیادہ ہو تو اس اعلیٰ محبت کا تقاضا کیا ہے اس کا ذکر انشاء اللہ اگلے جمعہ کو ہوگا۔